فخرِ دیں پہ جو گذرا وہ ستم نہ بھولینگے

فخرِ دیں پہ جو گذرا وہ ستم نہ بھولینگے
بھول جائینگے سب کچھ وہ ستم نہ بھولینگے

حق کے دین کے خاطر خوں بہا دِیا تونے
کفر اور باطل کو بھی مٹا دیا تونے
ہو شہید شمعِ حق کو جَلا دِیا تونے
ہم یہ تیری خدمت کو چشمِ نم نہ بھولینگے

ہائے ملکے بھیلوں نے فخرِ دیں تجھے مارا
بہہ گئی تیرے تن سے ہے وہ خون کی دھارا
جسم تیرا زخموں سے چور ہو گیا سارا
مرتے دم بھی اے مولی یہ الم نہ بھولینگے

معجزات تیرے ہیں خلق میں عیاں مولی
کِس زُبان سے اِسکا ہم کریں بیاں مولی
تیری شاں میں قاصر ہے میری یہ زباں مولی
اے شہید فخرِ دیں تجھکو ہم نہ بھولینگے

ایک پل میں مردوں کو فخر دیں جلاتے ہیں
مؤمنوں کی بگڑی کو شاہ دی بناتے ہیں
تیرے در پہ ہر سائل ہر مراد پاتے ہیں
زائرین سب تیرا یہ کرم نہ بھولینگے

اے زمینِ واگرڑ کی جاگ اُٹھی تیری قسمت
پشت پر تیری سویا ہے وہ صاحبِ عظمت
بڑھ گئی ہے جس سے یہ تیری شان اور شوکت
بھول جائینگے سب کچھ تجھکو ہم نہ بھولینگے

خالی جھولیاں لیکر در پہ تیرے جو آیا
بن کے وہ غنی مولی دَر سے تیرے ہے لوٹا
ہے جہان میں مولی تیری شان کی چرچا
تیری مہربانی کو مرتے دم نہ بھولینگے

سیف دیں رہو باقی آپ تا حشر مولی
آپکی ہے واگڑ پر خاص اک نظر مولی
کیسے ہو اداء ہم سے آپکا شکر مولی
ہم غلاموں پر شہ کا یہ کرم نہ بھولینگے

دَر یہ اب جمالی کو بھی بلائیے مولی
رنج اور آفت سے بھی چھڑائیے مولی
گِر رہا ہے وہ آ کر اب اُٹھائیے مولی
آپکا کرم مولی مرتے دم نہ بھولینگے

*****

از قلم:۔ الشیخ حسین بھائی جمالي (طاھراباد گلیاکوٹ)